بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی کے گناہ پر تبصرہ کرنے کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی لڑکی سے زنا ہو جائے تو لوگ اس کے کپڑوں پر تبصرہ کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس نے تنگ اور چست کپڑے پہنے ہوئے تھے یا یہ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی تھی حالانکہ جس نے جرم کیا ہے اس کے خلاف بولنے کے بجائے اس لڑکی پر تبصرے کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیمات دیتا ہے؟

سائل: فیصل خورشید، میانوالی

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (۱۲)﴾

(سورۃ الحجرات:12)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور ٹوہ میں مت لگے رہو، اور کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس کو گوارا کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے ضرور ہی تمہیں کراہت آتی ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ"

(سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 2546)

ترجمہ: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ

پوشی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا پردہ فاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش کر دے گا یہاں تک کہ اسے گھر بیٹھے رسوا کر دے گا۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ کسی انسان کی غیبت کرنا، اس کے عیوب کی تلاش میں رہنا، اس کی برائیوں کو اچھالنا، اس کی خامیوں کو پھیلانا اور اس کے راز فاش کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ ہر انسان اپنے اچھے برے عمل کا خود جواب دِہ ہو گا، کسی کا بوجھ کسی دوسرے پر نہ ہو گا۔

اس لیے اگر کسی انسان کی کسی غلطی یا خطا کا علم ہو جائے تو اسے ممکن حد تک چھپایا جائے، (ہاں اگر شرعی طور پر گواہی دینی پڑے تب بتانے کی اجازت ہے) اور اپنے اختیار کی حد تک اسے سمجھایا جائے اور توبہ کی تلقین کی جائے، اس کی غلطی اور جرم پر باتیں بنانا اور طرح طرح کے تبصرے کرنا بالکل روا نہیں، ایسا نہ ہو کہ جرم کرنے والا قیامت کے دن سچی توبہ کی برکت سے بخشا جائے اور تبصرے اور غیبت کرنے والے پکڑے جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

10-ربیع الثانی 1443ھ

16-نومبر 2021ء